سوال

(379) مسجد کے امام اور مؤذن کی تنخواہ کا شرعا کیا حکم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسجد کے امام اور موذن جن کے بغیر مسجد کی خدمت ادا نہیں ہو سکتی، ان کو تنخواہ دینا لینا از روئے شرع جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امامت اوراذان پر ماہانہ تنخواہ لینا شرط کر کے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زدیک ممنوع ہے۔
لَایجوزالاستیجار علی الاذان والحج وکذاالاحاجةو تعلیم القران والفقہ والاصل ان کل طاعة یختص بھا المسلم لایجوزالاستیجار علیہ عندنا (ہدایہ)
قال ابن المنذر ثبت ان رسول اللہ قال لعثمان بن ابی العاص واتخذوا موذناً لایاخذ علی اذانہ اجراًواخرج ابن حبان عن یحیی الہکالی قال سمعت رجلاقال لابن عمرانی لاحبک فی اللہ قال لہ ابن عمرانی لابغضک فی اللہ فقال سبحان اللہ احبک فی اللہ و تبغضنی فی اللہ قال نعم انک تسئل عل ذالک اجراًوروی عن ابن مسعودانہ قال اربع لایوخذ علیھن اجرالاذان وقرأة القران والقضاء۔
(نیل الاوطار صفحہ ۳۵۷ ج ۱)
اور متاخرین حنیفہ ودیگر ائمہ کے نزدیک امامت اوراذان پر تنخواہ لینی جائز ہے۔
ویفتی الیوم بصحتھا لتعلیم القرآن والفقراوالامامة والاذان ویجبر المستاجر علی دفع ماقبل فیجب المسمی بعقد واجرالمثل اذالم یذکرمدة (درمختار)
میرے نزدیک راجح یہ ہے ک شرط اور طے کر کے ماہانہ مقرر تنخواہ لینا مکروہ ہے۔ ہاں اگر مؤذن یا امام کو بغیر شرط اور سوال کے بطریق اکرام کے کچھ دے دیا جائے تو اس کا قبول کرنا جائز اور بلا کراہت مباح و درست ہے۔ (مولانا) عبید اللہ رحمانی، شیخ الحدیث و مفتی مدرسہ، المحدث جلد نمبر ۱، نمبر ۳)

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1 ص 170